www.KitaboSunnat.com

دارالافتاء
شیخ الحدیث حافظ ثناءاللہ مدنی
جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ)

- خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال کا وقف
- مطلقہ عورت کا بیٹے کو ولی بنا کر نکاح کرنا
- رکوع کے بعد والے قیام میں ہاتھ باندھنا
- وتر نماز کے بعد مزید نوافل پڑھنا
- دو سجدوں کے درمیان انگلی کو حرکت دینا
- نکاح کے بعد رخصتی سے قبل بیوی کی وراثت
- بیت الخلاء میں وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا
- غسل کے بعد بدن کو تولئے سے پونچھنا

سوال: کیا عورت بلا اجازت شوہر اپنے مال کو وقف کر سکتی ہے؟ نیز کیا مطلقہ اپنے بیٹے کو ولی بنا کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟ (محمد یونس: مدرّس جامعہ تقویۃ الاسلام، لاہور)

جواب: عورت اپنے مال میں تصرف کرنے میں خود مختار ہے۔ شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شرعاً عورت خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔ جبکہ خاوند عورت کو نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا نفقہ / خرچ بذمہ شوہر ہے۔ اس امر کی واضح دلیل حضرت ابن مسعودؓ کی بیوی کا قصہ ہے جب اس نے اپنے خاوند پر صدقہ کرنا چاہا تو نبی ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے بطورِ استحسان فرمایا: "ولها أجران: أجر القرابة وأجر الصدقة" (صحیح بخاری: باب الزکوٰۃ علی الزوج) "اس کے لئے دوہرا اجر ہے: قرابت کا اجر اور صدقے کا اجر"۔

اسی بنا پر اہل علم نے کہا ہے کہ خاوند اگر بیوی کی چوری کرلے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا بخلاف بیوی کے کیونکہ اس کا حق اس کے مال میں موجود ہے۔ اسی استحقاق کی بنا پر نبی ﷺ نے ابوسفیان کی بیوی ہند کو اپنا اور اولاد کا حق بلا اجازت شوہر وصول کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (صحیح بخاری باب إذا لم يُنفق الرجل...... الخ)

ابن مسعودؓ کی بیوی کے قصہ میں حافظ ابن حجر مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وفيه الحث على صلة الرحم وجواز تبرّع المرأة بمالها بغير إذن زوجها"

اس حدیث میں صلہ رحمی کی ترغیب ہے اور بلا اجازت شوہر عورت کا اپنے مال سے صدقہ کرنے کا جواز ہے ہاں البتہ شوہر کے مال سے اگر وہ صدقہ کرنا چاہے تو اجازت واضح یا عرفی تفصیلی یا اجمالی ہونی چاہئے۔ (فتح الباری ۳/ ۲۹۴ اور ۳/ ۳۳۰)

- جہاں تک مسئلہ ولایت کا تعلق ہے تو اس میں مطلقہ کی رائے کو ولی کی رائے پر فوقیت حاصل ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حدیث ہے "لاتنكح الأيم حتى تستأمر" (باب لا ينكح الأب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ